

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَهِيَ آتٌ يَنْصُتُكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَجْمُوعًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لفظ نامہ

روزنامہ

یوم سہ شنبہ

۱۹ ذیقعد ۱۳۷۸ھ
۱۳ اکتوبر ۱۹۵۹ء نمبر ۲۱

اخبار احمدیہ

۱۲ ستمبر ۱۹۵۹ء بروز جمعرات امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایڈہ اللہ تعالیٰ بفرہ العزیز کی صحبت کے متعلق آج کی اطلاع منظر ہے کہ حضور کی طبیعت سچیش کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔ احباب و علماء محبت فرمائیں۔ حضرت ام المؤمنین مظہرا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ابھی ہے۔ الحمد للہ

ملک قلم کی ذمہ داریاں اٹھانے کیلئے آج ہی تیار ہو جائے

وزیر اعظم پاکستان کی طلبہ کو تلقین

کراچی ۱۲ ستمبر۔ پنج پاکستانی طلبہ کے ایک عظیم الشان اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر اعظم آئرلینڈ الٹریاقت علی خان نے کہا حکومت کی آئندہ باگ ڈور قوم پرستی کے نام منسوبوں کی ذمہ داریاں اب آپ کے کندھوں پر تھوڑی ہیں۔ انہیں ان ذمہ داریوں کو اٹھانے کی مملکت کے عظیم الشان کاموں کو بطریق احسن انجام دینے کے لئے آج ہی سے تیار ہو کر تیار ہو کر بیٹھے۔ آپ کی اس جدوجہد پر آئندہ ملک کے استحکام اور قوم کی خوشحالی کا دارومدار ہے۔ لہذا اپنے مقاصد میں کامیابی کے لئے صحیح اور جائز طریقے اختیار کیجئے۔ آپ نے تقریر کے آخر میں طلبہ کو تلقین دلائی کہ حکومت ان کی تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھائے۔

مشرقی پاکستان میں بھی متروکہ جاؤ اور کا آردہ ٹینس نافذ کر دیا جائے

ڈھاکہ ۱۲ ستمبر آج ڈھاکہ کے سراجی کورواکھی کے وقت بریس کے ایک نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے مشرقی پاکستان کی مسلم لیگ کے صدر مولانا محمد اکرم خان نے کہا ہندوستان میں جس بے دردی سے مسلمانوں کو جلاوطن کر دیا گیا ہے اور ان کے تعلق سے کیا گیا ہے وہ اس کے وہ عمل کا نمونہ ہے کہ مشرقی پاکستان میں بھی متروکہ جاؤ اور کا آردہ ٹینس نافذ کر دیا جائے۔ مولانا محمد اکرم خان نے کہا کہ ہندوستان اپنے اس عمل سے پاکستان کے لئے مزید فائدہ مند ہے اور یہاں چاہتا ہے اپنے

وزنٹ ویشیا اور نالینٹ کے اختلافات

لندن ۱۲ ستمبر۔ بیگ میں ہونے والی انڈونیشیائی کانفرنس کے متعلق اپنے خبر کاروں کے نام لکھنے والے اس کی کامیابی کے ساتھ مشرقی پاکستان میں بھی کانفرنس اور لندن میں ان کے درمیان ایک ایسی صورت پیدا ہوئی ہے کہ نالینٹ اور ویشیا کے اختلافات ایک بین الاقوامی معاہدہ کی سبب بن سکتے ہیں۔ وزنٹ ویشیا کی کانفرنس میں ان کے اختلافات کا حل تلاش کیا گیا ہے۔ اس بات پر یوروپ کے ممالک میں اس کا انعقاد کیا گیا۔ اس بات پر یوروپ کے ممالک میں اس کا انعقاد کیا گیا۔ اس بات پر یوروپ کے ممالک میں اس کا انعقاد کیا گیا۔

صدر کشمیر کمیشن دہلی میں

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ آج اتحادی قوتوں کے کشمیر کمیشن کے صدر مسٹر رابرٹ میک کی سرنگھ سے نئی دہلی پہنچے۔ آپ کے ہمراہ کمیشن کے نائب صدر اور کمیشن کے مشیر بھی تھے۔ سب سے پہلی دہلی میں قیام کے دوران میں ہندوستان کے حکم دار جے کے کی بڑی جنرل مسٹر جی جی کے باجیائی سے ملاکیشن میں ان سجاوین کے متعلق ہندوستان کے جواب کی وضاحت طلب کریں گے۔ جو کمیشن فعال ہی میں تاجی کے متعلق دونوں حکومتوں کو پیش کی تھیں۔

سودو کالوں پر قفل لگا دیا گیا!

۱۲ ستمبر ایک خبر رساں ایجنسی کے تازہ ترین اطلاع کے مطابق آگرے کے نائب محافظ جاؤ اور نے مسلمانوں کی سودو کالوں کو قفل لگا دیا گیا ہے۔ اس سے اس سے پہلے آگرے میں مسلمانوں کی بیس لاکھ کی جاؤ اور پر اثر پڑا ہے۔

کراچی ۱۲ ستمبر

کراچی ۱۲ ستمبر۔ پاکستان مجلس آئین سازہ کراچی کے ممبروں کے اختیار است کے متعلق جو کمیٹی بنائی تھی۔ اس کا اجلاس کل کراچی میں ہوگا۔ جس کی صدارت انجمن اسلامیہ کے سرور عبد الرشید ترمزانی کے ایم پی کی جاتی ہے۔ کمیٹی کا اجلاس ۸ دن تک جاری رہے گا۔

یونان میں کمیونسٹوں کی شکست

یتھنز ۱۲ ستمبر۔ حکومت یونان کو کمیونسٹوں کی شکست کا یقین ہو چکا ہے۔ انڈونیشیائی کانفرنس کے متعلق مارشل لا اور دیگر انتظامی اقدامات کو ختم کر کے اس کی ترقی کی راست کو یونانی کا بیسنہ نے فوجی صورت حال پر تفصیل سے غور کیا۔ وزیر اعظم نے اس بات کا انکشاف کیا۔ ان نمومات میں ۱۵ اکتوبر یا ان کے بعد یوروپ کے ممالک میں اس کا انعقاد کیا جائے۔ اور حکومت کو یقین ہے کہ باقی ماڈر چھاپہ ماروں کا بھی صف مار دیا جائے گا۔

حالات کو طبعی رجحانات کے مطابق روٹا ہونے کا موقع دیکھئے

کسی مصنوعی طریق سے اتحاد نہیں ہو سکتا

لندن ۱۲ ستمبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اسلام آباد یا اسلامی ممالک کی تجویز پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ حالات کو طبعی رجحانات کے مطابق روٹا ہونے کا موقع دینا چاہیے۔ اسلامی ممالک کے مشترکہ مفاد خود بخود ہم آہنگی پیدا کرنے میں مددگار ہوں گے۔ اس سلسلے میں اسی مصنوعی ترکیب سے اس اتحاد کا خواب فرمائندہ تعبیر ہو سکتا ہے۔ یہ سب ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس سلسلے میں ستر ہیکسٹیس میں اپنا کام کرنا ہوں گا۔ اور وزیر اعظم پاکستان کے ہمراہ اسکو نہیں جانوں گا۔ آپ نے ایک جواب میں یہ بھی کہا کہ افغانستان پاکستان کے جذبہ تہمت کی قدر کرنے سے غاری رہے ہیں۔ ہمارے پاکستان کے خلاف افغانستان کا پروپیگنڈا جاری ہے۔ یہ سب بتایا کہ اندر لیکھ کے ہندوستانیوں اور پاکستانیوں کے متعلق تینوں حکومتوں میں خدا کا سبب ہو رہی ہے۔ ہمیں یہ بہت جلد مذاکرے شروع ہو جائیں گے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ جنرل اسمبلی میں جب طاہری نوآبادیوں پر بحث ہوگی۔ تو ہم ہمسایہ کی خود اختیاری اور میٹری یا میں اس کے شعاری اور سماجی لینڈ کے لئے تڑپتی ہوئی حالت کریں گے۔ شام کی نئی حکومت کے متعلق کسی تبصرے سے انکار کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ فلسطین کے متعلق حکومت پاکستان نے فری لوز ان کی پوری نے کا انتظار کر رہی ہے۔ کوئی پرکھ لیاں برسائیں اور جارہو افراد اپنے مویشی اور اس کا چھوڑ کر ہجرت کر گئے۔ ایک حکومت ہلاک ہوئی۔

کانٹن پر آخری ہلے کی تیاریاں

ٹانگ کانگ ۱۲ ستمبر۔ رینی۔ بی۔ سی۔ ایک ایجنسی کے مطابق چین کے دار الحکومت کانٹن پر ہلے کے لئے کیوں لٹ فوجیں جنوب مشرقی یونان میں تیار ہو رہی ہیں۔ روسی فوجی حکومت کا جنرل پانی چیک پستی ہمسایہ سے اپنا ٹک جیلے دانی ریلوے لائن کے ٹکڑے پر روپے بنا رہے تاکہ کیوں لٹ پیش قدمی کو روکا جاسکے۔ کیوں لٹ فوج کا رخ اس وقت ہمسایہ سے ہم ٹینکشن کی طرف ہے۔ کیوں لٹ کے پہنچنے کے لئے کانٹن پر قبضہ ایک نہایت ہی سہل کام سو کر رہ جائے گا۔ کیوں لٹ جنرل میں کوشش میں ہیں کہ سرکاری فوجوں کو ایسے اڈوں سے منقطع کر دیں جہاں سے وہ فارموسا اور جوسان کے تہذیب کی طرف بھاگتے ہیں کا حباب ہو سکیں۔

مکرم چوہدری شکر الہی صاحب مبلغ اسلام امریکہ کا مکتوب حکمہ کی تفصیل

مکرم چوہدری شکر الہی صاحب واقف زندگی مبلغ اسلام امریکہ پر حملہ کے سلسلے میں ایک مختصر اطلاع (جو بذریعہ تار موصول ہوئی تھی) پہلے شائع ہو چکی ہے۔ اب مکرم چوہدری صاحب موصوف نے اس کی تفصیل بذریعہ خط حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال فرمائی ہے جو درج ذیل کی جاتی ہے۔ احباب آپ کی صحت کا مدد کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ (ادوار)

نہایت ہی پیارے آقا خدا کا فضل اور رحم حضور کے سامنے ہو۔ اللہ سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گذشتہ اتوار یعنی ۲۸ اگست کی رات کو ایک حادثہ پیش آیا تھا۔ میں ایک عیاشیوں کے مجمع کو تبلیغ کر کے واپس آ رہا تھا تو بعض کم عقلوں نے مجھ پر اچانک حملہ کر دیا۔ وہ میرے چہرہ اور جسم پر چند زخم دے کر بھاگ گئے۔ ان کے پاس پستول تھا جو فوری طور پر استعمال کرنے سے روکا۔ مولانا مکرم ان عقل کے اندھوں کو ہدایت دے۔ آمین

چہرہ کے زخموں کے ایک سرے لئے گئے۔ دائیں جہڑے کی ہڈی پر معمولی سا زخم ہے۔ بائیں آنکھ کے نیچے زخم ہے جہاں بھی قدرے درد ہے۔ زخموں کی درود سوچ ختم ہو رہی ہے۔ ایک ہفتہ کے اندر انشاء اللہ مکمل آرام آ جائے گا۔ اس حادثہ پیش آنے سے تین چار دن پہلے دوبارہ دیکھا تھا جس میں واضح طور پر بتایا گیا تھا کہ مخالفین چاقو سے حملہ کریں گے مگر مولانا مکرم محفوظ رکھیں گے۔ اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی توفیق کی تلواریں سے اسلام کو امریکہ میں پھیلانے کا۔ حضور دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے رہا گیا دوسرا حصہ جلد پورا ہو۔ اور اس نہایت ہی تاریک دور میں اسلام کا نور جگمگایا جائے۔ وہ محض اپنے فضل سے مجھ نالائق سے خدمت لے لے اور انجام بخیر ہو۔ آمین

آئندہ سو موٹا یعنی ۱۰ ستمبر ۱۹۷۲ء کو "Did Jesus Die on the Cross" کے موضوع پر مناظرہ ہے۔ ہمارا پیارا خدا حق کو ثابت فرمائے۔ خدا حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ حضور کا اونٹنے توین خادم فاکار شکر الہی۔

فضل محمد صاحب دین کے عزیزوں کا تہنہ مطلوب ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔)

حاجی فضل محمد صاحب درویش کپور تھلوی لکھتے ہیں کہ گذشتہ حادثات کے ایام سے ان کے مندرجہ ذیل احمدی رشتہ دار لاپتہ ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کے تعلق علم ہو تو ان کا تہنہ سمجھو اگر ممکن فرمائیں۔

- (۱) قاضی منظور محمد صاحب ولد زمین العابدین صاحب مبلغ۔
- (۲) جمال الدین صاحب قوم ارہیں ساکن جمیلہ ریاست کپور تھلہ۔
- (۳) عبدالرحمن صاحب ساکن کوکل پور ریاست کپور تھلہ۔
- (۴) عبدالحمید میراں ریاست کپور تھلہ۔
- (۵) محمد یوسف صاحب برج گنگ ننگ ضلع جالندھر۔
- (۶) صدر الدین صاحب ساکن ٹوٹ ریاست کپور تھلہ۔

خاکر مرزا بشیر احمد تین ماہ لاہور ۹/۱۲

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں داخلے کے متعلق حضور ارشاد

”چاہئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پروا نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھیوں کے ساتھ ملتی رہے۔“

خاکر مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

وفات

سایا غلام محمد صاحب نائٹ کی بمبیرہ محترمہ امینۃ اللہ بیگم صاحبہ (امیر مرزا احمد سعید صاحب) ایک لمبی علالت کے بعد مؤرخہ ۸ ستمبر بروز جمعرات پونے آٹھ بجے شب وفات پائی۔ انشاء اللہ۔ انسا اللہ رب العالیون۔ مرحومہ چار چھوٹے چھوٹے بچے باگکار چھوڑ گئی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحومہ کے بچوں کا آپ بگوان ہو۔

خورد شید احمد

سالانہ اجتماع — انتخاب صدر

۳۰-۳۱ اکتوبر یکم ۱۹۷۲ء

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر آئندہ سال کی صدارت کے لئے صدر مجلس کا انتخاب ہوگا۔ اس اجلاس میں منتخب شدہ صدر ہم ضروری سلسلہ کو اپنے عہدہ کا چارج لے گا۔ انتخاب کیلئے مندرجہ ذیل طریقہ کو مدنظر رکھا جائے۔

- (۱) تمام مجالس اپنے ہاں اجلاس عامہ منعقد کر کے صدر مجلس کے عہدہ کے لئے موزوں نام تجویز کریں۔ اور آرا و شماری کے بعد جس کے حق میں آرا کی اکثریت ہو۔ اس کا نام مرکز میں یکم اکتوبر ۱۹۷۲ء تک بھجوا دیں۔
- (۲) یکم اکتوبر کے بعد موصول ہونے والے کسی نام کو انتخاب میں شامل نہیں کیا جائے گا۔
- (۳) یکم اکتوبر ۱۹۷۲ء تک جس قدر مختلف نام صدارت کے لئے موصول ہوں گے۔ ان سے تمام مجالس کو اطلاع کر دی جائے گی۔
- (۴) ان مشہور ناموں کو مجالس اپنے ہاں اجلاس عامہ میں پیش کریں اور جس کے حق میں کثرت رائے ہو۔ اس سے اپنے نمائندگان کو اطلاع کر دیں۔
- (۵) انتخاب صدر کے موقعہ پر مجالس کے نمائندے اس کے حق میں رائے دیں گے جس کے حق میں مجلس مقامی کی اکثریت کا فیصلہ ہو۔
- (۶) نمائندگان انتخاب کے موقعہ پر اپنی رائے بدل نہیں سکتے۔ سوائے اس کے ان کو مجلس کی طرف سے یہ اختیار دیا گیا ہو۔ کہ وہ موقع کے مناسب حال اگر چاہیں تو اپنی رائے تبدیل کر لیں۔
- (۷) انتخاب میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے۔ نمائندہ انتخاب سے قبل اپنی مجلس کے اراکین کی تعداد دفتر میں نوٹ کرادے۔
- (۸) اجلاس انتخاب صدر میں صرف نمائندگان شریک ہوں گے۔

جملہ مجالس خدام الامتوریہ کی آرگنیزیشن کے لئے قواعد انتخاب صدر درج کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے مطابق مجالس عمل کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔ صدر کے لئے ناموں کے آنے کی آخری تاریخ یکم اکتوبر ۱۹۷۲ء ہے۔

مستند خدام الامتوریہ مرکز لاہور

تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنا آخری وقت قریب آ گیا!

کیا آپ وعدہ پورا کرنے والوں میں آخری آدمی بننا پسند کریں؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اثنی عشریہ اللہ تعالیٰ عنہم العزیز فرماتے ہیں:-

”تمہیں کوشش کرنی چاہیے کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے بنو اور اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہیں آسکتے تو کوشش کرو کہ درمیانی درجہ تمہیں میسر آجائے۔ اگر تم درمیان میں بھی ثواب میں شامل نہیں ہو سکتے تو اس کے بعد جس قدر جلد ہو سکتے نیکی میں حصہ لے لو اور کم سے کم تم یہ کوشش کرو کہ تم آخری آدمی بنت مت بنو۔“

نجا بدین تحریک جدید! وعدوں کی ادائیگی کا آخری وقت قریب آ رہا ہے۔ آپ کی موجودہ رقم کا انتظار ہے۔ اللہ تعالیٰ لائق عطا فرمائے۔

نائب وکیل المال تحریک جدید لاہور

لٹریچر کی تیاری کے سلسلے میں ضروری اعلان

حیف ذی علم دوست مسائل اعتقادی کے بارہ میں تحقیق فرماتے رہتے ہیں اور بعض اوقات ان کے ذہن میں نہایت عمدہ نکات آتے ہیں۔ ویسے سب دوستوں کی خدمت میں اس اعلان کے ذریعے درخواست ہے کہ وہ ایسے نکات اور حواہج نظارت دعوت و تبلیغ میں لکھ کر بھجوا دیں۔ تاکہ لٹریچر کی تیاری کے سلسلے میں ان کو مدنظر رکھے جائے۔

نظارت دعوت و تبلیغ صدر مجلس لاہور

۱۳ ستمبر ۱۹۴۹ء

ایک اہم بات

گیارہ ستمبر کو قائد اعظم کے یوم وفات پر جو تقریر پڑھی گئی تھی اس پر مغربی پنجاب میں عبدالباق صاحب نے اپنے اخبار میں ایک مضمون لکھا ہے۔ اس میں آپ نے اشارہ ان امور سے کیا ہے جو اس وقت پاکستان میں غلط فہمیوں کو جنم دے رہے ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے چند غلط فہمیوں کو بھی بیان کیا ہے۔ قائد اعظم کے یوم وفات پر ان حالات کا ذکر کرنا خود اس بات کا بیحد ثبوت ہے کہ مغربی پنجاب کے یہ حالات واقعی فوری توجہ کے محتاج ہیں۔ پھر جس انداز سے ان کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہ بذات خود نہایت تشویش پیدا کرنے اور چونکا دینے والا ہے۔ اور یہ حالات ایسے ہیں کہ ان پر ہر پاکستانی کے ہی خواہ گو نہ صرف غور و خوض ہی کرنا چاہیے۔ بلکہ لازم ہے کہ ان حالات کو سدھارنے کے لئے جلد از جلد کوئی قدم اٹھایا جائے۔

ان حالات کے بیان کے وقت آپ کا لہجہ نہایت درد انگیز تھا۔ جس سے پتہ چلتا تھا کہ پاکستان ابھی ایسے دور میں سے گزر رہا ہے جس میں ملکوں اور قوموں کو اپنی بہتری کے قیام کے لئے غیر معمولی جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے جس طرح ایک مریض کے حالات کے متعلق ڈاکٹر اندازہ لگایا کرتے ہیں۔ کہ غصہ کے حد سے باہر نہ رہے یا نہیں۔ اسی طرح ایک صاحب نظر ملکی اور قومی درد رکھنے والا بھی حکم لگاتا ہے۔ اور جس طرح ڈاکٹر کے فیصلہ کو نظر انداز کرنا مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ایسے شخص کے ہمتیہ کو فراموش کر دینا بھی خطرناک ہے۔ اگرچہ ملک کے حالات مدت سے بگڑے ہوئے ہیں۔ اور ان حالات کے متعلق نہ صرف اخبارات میں بلکہ تقریروں میں بھی بڑی بڑی بحثیں کی گئی ہیں۔ اور ہر کوئی جانتا ہے۔ کہ ہماری لیڈرشپ اپنا اعتماد قائم نہیں رکھ سکتی۔ لیکن جب ایک ذمہ دار شخصیت ان کے متعلق تشویش کا اظہار کرے تو سمجھ لینا چاہیے۔ کہ معاملہ واقعی فوری اہتمام و توجہ کے قابل ہے۔ اور اگر اس طرف کا حقہ توجہ نہ کی گئی تو ایسے نتائج ممکن ہیں جن کا قیاس کرنا بھی کپکپا دیتا ہے۔

موجودہ عبدالباق صاحب نے اپنی تقریر میں اشارہ کیا ہے۔ کہ اگر ہمارے لوگوں نے جلد ہی اپنی روش نہ تبدیل کر لی۔ اور اس خطہ کا جو اس وقت تک ہمارے ملک کو لگا ہوا ہے۔ کوئی چارہ نہ کیا گیا تو سمجھ لینا چاہیے کہ نہ صرف ہم اور ہمارا ملک ہی تباہ ہوگا۔ بلکہ ہماری تمام عالم اسلام کے لئے بھی نہایت خطرناک ثابت ہوگی۔ غم صرف اتنا نہیں ہے کہ ہم تباہ ہو جائیں گے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ خود اسلام پر بھی بڑی بھاری ضرب آئے گی۔ آپ نے اس خطرہ عظیم کی وضاحت کرتے ہوئے جس سے محفوظ رہنے کے لئے پاکستان بنانے کی ضرورت پیش آئی تھی۔ سامعین کو بوجہ خطرہ کو اہمیت سمجھانے کی قابل قدر کوشش کی ہے۔

اگرچہ ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کا خود محافظ ہے۔ اور کسی قوم کے مٹ جانے سے اسلام دنیا سے نہیں مٹ سکتا۔ لیکن جو خطہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس کا خیال تمام اسلامی قوموں کی ہمتی وجود سے متعلق ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تصور نہایت بھیانک اور کوئی خوشگوار نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی تمام اقوام عالم اسلام سے کوئی محبت نہیں رکھتیں۔ اور چند پچھلی صدیوں سے ادبار و دلال کی برصغیر ہوتی رہنے لگی ہیں۔ اس کو اپنا آغوش میں لے لیا ہے۔

تمام دنیا نے اسلام کے اس تنزل کے تسلسل میں پاکستان کا قیام ہی صرف ایک نمونہ قرار دیا اور امید افزا واقعہ ہے۔ صدیوں کے افسردہ اور پژمرده دلوں میں پاکستان کا قیام ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کو تازگی اور تجدید حیات کی ایک متحرک رگ کہا جاسکتا ہے۔ اس لئے وہ لوگ جن کے دلوں میں مسلمان اقوام کی تباہی و بربادی نے ایک ہول پیدا کر دیا ہے۔ اور اب پاکستان کے قیام سے اس کا خوفناک اثر کسی قدر زائل ہونے لگا ہے۔ واقعی ان کا چونکا اٹھنا غیر متوقع اور غیر عقلی نہیں ہے۔ گوارا کرنے سے بھی بتایا۔ کہ اس وقت تمام اسلامی قوموں اور ملکوں کی نظر پاکستان کی طرف لگی ہوئی ہے۔ اور وہ اس کو اپنی پشت و پناہ سمجھتے ہیں۔ پاکستان بلحاظ قوت و وسعت کے ہی اسلامی ممالک میں امتیازی حیثیت نہیں رکھتا۔ بلکہ تعلیم پیداوار۔ فنون و

کاروں کے لحاظ سے بھی دوسرے اسلامی ممالک سے بہت آگے ہے۔ اور اس لئے خدا نخواستہ اگر پاکستان کو ضرر پہنچے گا۔ تو یقیناً دنیا سے اسلام کو ایک ناقابل تلافی دھچکا لگے گا۔

آپ کی ساری تقریر کا خلاصہ اس نصیحت کو سمجھا جاسکتا ہے۔ جو آپ نے مغربی پنجاب کی لیڈرشپ کو اشارہ دی ہے۔ اور ہمارا خیال ہے۔ کہ اگر اس تقریر کا یہ نتیجہ نہ نکلا کہ ہمارے بڑے بڑے لوگ ذاتی مفاد کو نظر انداز کر کے قوم و ملک اور صرف قوم و ملک کے لئے کام کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے تو سمجھنا چاہیے کہ ہمارا حق لاء علاج ہو چکا ہے۔ اور اب اس کی تفریق ناممکن نہیں۔

ہم نے اشارہ کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ آپ نے واضح الفاظ میں ان لوگوں کو جو صرف ذاتی مفاد اور ذاتی شہرت کے لئے ملک میں ابتری کا باعث ہو رہے ہیں نہایت شرم کر دی ہے۔ اور صاف صاف بتا دیا ہے کہ اگر خدا نخواستہ ملک و قوم کو کوئی ضرر پہنچا۔ تو اس کی تمام ترمیم و اصلاح ان لوگوں پر عائد ہوگی۔ جو چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے باجم دست و گریبان ہو رہے ہیں۔ اور ملک کی فضا خراب کر رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔

”آپ چھوٹی چھوٹی باتوں میں وقت ضائع نہ کریں۔ کون صدر ہوگا۔ کون مشیر ہوگا۔ کس پر مقدمہ چلے گا۔ ان ذرا ذرا سی باتوں میں کیا دھرا ہے۔ یہ بڑے رنج کی بات ہے کہ لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف جاتے ہیں۔ اور بڑی بڑی باتوں کو فراموش کر بیٹھتے ہیں۔ دشمن تمہارے ملک اور قوم کو تباہ کر دینے کے منصوبے باندھ رہا ہے۔ اور تم صدر اور وزیر اور وزراء اور سیکریٹریوں کے پیچھے بڑے ہوئے ہو۔ لیکن تم یہ نہیں سمجھتے۔ کہ اگر پاکستان نہ رہتا تو یہ چیزیں بھی کہاں رہیں گی۔ یہ تو ایک جمہوری دور ہے۔ اگر آج آپ کو صدر یا وزیر یا سیکریٹری بنا جاتا تو کیا ہے۔ آج نہیں تو کل کل نہیں تو برسوں مشاغل آپ کو یہ عہدے مل جائیں اور اگر آپ کو نہ ملے۔ تو آپ کے بیٹوں کو مل جائیں گے۔ لیکن یہ چیزیں تو ادنیٰ ہیں اصل بات تو ملک و قوم کا قیام ہے۔“

گو کہ مغربی پنجاب نے یہ تقریر قائد اعظم کے یوم وفات پر جلد عام میں کی ہے۔ جب کہ ہم نے اس پر عرض کیا ہے یہی چیز کہ ایسے موقع پر اس نصیحت کی ضرورت پڑتی۔ بذات خود حالات کی خطرناکی پر محکم دلیل ہے۔ پھر یہ اس ہمتی کی وفات کا دن

ہے۔ کہ جو پاکستان کے وجود کا ذمہ دار ہے۔ جس نے اس کے قیام کے لئے تمام دنیا کے خلاف جو سختی نوائی کر لی۔ اگر اب بھی اسے پس پھینک دیا جائے تو اس کا اثر نہایت برا ہوگا۔ اور اگر اب بھی اس نے اپنی تو قویوں میں نہ چھوڑی۔ اور اس عمل میں لگے رہے۔ جس میں وہ پچھلے چند ماہ سے لگے ہوئے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہم خود اپنے دشمن ہیں۔ اور ہم خود نہیں جانتے کہ ہمارا ہی دنیا میں قائم رہے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام کو دنیا سے کوئی طاقت نہیں مٹا سکتی۔ لیکن اسلام کے لہجہ بڑی سے بڑی قویوں میں قربان کی جاسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت قدیم سے چلی آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اصناف صاف الفاظ میں فرمایا کہ جو قوم خود اپنی حالت سے بددلتا ہے اس کی حالت نہیں بدلتا۔ اور ایسی قوموں کے لئے کسی ترمیم پر دعا نہیں کرتا۔ بلکہ وہ ان سے موہہ پھیر لیتا ہے۔ اور اپنے کام کے لئے کسی دوسری قوم کو جن لیتا ہے۔ اگر ہم کو دنیا میں پانچواں اور سب سے بڑا اسلامی ملک ہونے پر نالا ہے۔ تو ہم اپنے اس دعوے کو اپنی اعمال سے ثابت کرنا چاہیے۔ ورنہ کثرت آبادی یا وسعت ملک تو کچھ بھی نہیں پ

محمد حسین صاحب محلہ دار البرکات

متوجہ ہوں۔

مجھے ایک پورٹ کارڈ قادیان سے پہنچا تھا موصول ہوا ہے جو سکریٹری لیڈر آپنی۔ اسے ایف۔ سی۔ اے۔ اور کوہاٹ کی طرف سے کسی صاحب محمد حسین محلہ دار البرکات قادیان تحصیل پٹانہ کے نام ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ صاحب اپنے موجودہ پتہ سے جلد اطلاع دیں۔ تاکہ انہیں ان کے بقایا جات سمجھا دی جائیں اور حساب صاف ہو جائے۔ سو محمد حسین صاحب کو اس اعلان کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے۔ ان کے نام کا خط میرے دفتر میں محفوظ ہے۔ اور وہ کسی وقت لاہور آکر لے سکتے ہیں۔

خاکسار مہنا بشیر احمد رتن باش لاہور ۱۳ ستمبر ۱۹۴۹ء

ہر صاحب استطاعت احمدی کا

فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر

پڑھے۔ جو صاحب استطاعت احمدی

الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا۔

اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کر رہا ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کے دعوے کی تاریخ

ایک فروگزاشت کا ازالہ !

(از ملک فضل کریم خان صاحب لاہور)

سورۃ البقرہ کا تفسیر کرتے ہوئے چارے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بخصرہ العزیزین فرماتے ہیں کہ :-

” حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلا امام والتماعہ والطارق نوحا اور یہ (ہام) آپ کو آپ کے والد کی وفات پر نوحا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے معنی ان کی وفات کے لئے کیے۔ کیونکہ ان کی وفات رات کو ہوئی۔ مگر اس کے معنی صبح کے ستارے کے جی جوتے ہیں اور والد کی وفات کے وقت جب آپ کو فکر ہوئی کہ والد فوت ہو جائیں گے تو کیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ تم تو طارق ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نور کو ظاہر کرنے والے ہو۔ میں تمہارے والد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس دن کی والد کی وفات کا تم کو کیا غم ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ السرا کے اجبڑی اعداد کو اگر فیج احوج کے ہزار سال سے ملایا جائے اور ہر اس سالے حساب کو عبوی بنانے کے لئے اس میں ۶۶۱ سال و جمع کئے جائیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کے زمانہ تک سنہ عبوی کے ۱۰۰۰ سالہ منت میں تو عن وہ سن عبوی نکل آتا ہے جس میں فجر کا طلوع ہوا اور حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کے سامنے اپنا دعویٰ پیش فرمایا۔ السرا کے اعداد ۱۰۰۰ ہیں۔ اس میں دس صدیاں شامل کی جائیں تو ۱۰۰۰۰ میں جانا ہے پھر ۱۲۰۱ میں ۶۶۱ سال پہلے شامل کئے جائیں ۱۸۶۲ میں جاتے ہیں۔ اب اس میں دو یا تین سال نہیں بہر حال نکالنے پر پڑیں گے کیونکہ السنو عبودہ رعد میں آتا ہے جو کی سورۃ ہے اور ہجرت سے دو تین سال پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس کا شمار سال نکال دین تو ۱۸۹۰ رہ جاتے ہیں اور یہ وہی سال ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا مگر تین سال نکال دیا تو ۱۸۸۷ رہ جاتے ہیں اور یہ وہ سال ہے جس میں آپ نے لوگوں سے بیت نامہ کی طرح اگرچہ سب سے پہلے کہا اور رسول کو م لا اللہ یورثہ کا بیان سورۃ بقرہ میں ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کو یہ تو یہ ۱۰۰۰ میں جانا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کے قریب یعنی ۱۲۰۱ میں دعویٰ فرمایا ہے اور سات یا آٹھ ایسا چھوٹا دار کہ ہے کہ تیرہ صدیوں کے ذکر میں ان کو شمار ہی نہیں سمجھا جائے گا۔

یہ کتنی زبردست پیگلوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے طلوع فجر کی تاریخیں تک بنا دی گئیں اور سیکڑوں سال پہلے ان کا ذکر کر دیا گیا۔ اور پھر اس کے صدقات کو عنین انہی تاریخوں میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہدایت کے لئے کھڑا کیا جو قرآن اور حدیث میں اس کے ظہور کے لئے مقرر کی گئی تھیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایسا عظیم الشان شان ہے جس پر غور کرنے سے اس کی ہستی اور قدرت پر زندہ ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور ہر شخص جو تعصب سے خالی ہو اسے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب ہے۔

تفسیر کبیر صفحہ ۶۳۶ ۶۳۷ حدیث ششم جزو چہارم نصف اول اخبار افضل نمبر ۱۲، اہلحدیث ۳۱، مجربہ ۲۸ جولائی ۱۹۳۹ء میں یہ ثابت کرتے ہوئے کہ امام مہدی علیہ السلام کا زمانہ چودھویں صدی ہجری میں ہے۔ میں نے لکھا تھا کہ سورۃ العصر کے اعداد پر غور کرنے سے مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور سنہ ۱۳۰۹ھ میں ثابت ہوتا ہے اس کے مطلق چارے محترم بھائی میاں عبدالحکیم صاحب اصفہان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف کردہ کتاب تحفہ گزیرہ ویہ کے صفحہ ۶۳۶-۶۳۷ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ناظرین اور دیگر حق کے متلاشی احباب کے لئے حضور کی اصل عبارت درج کئے دیتا ہوں تاکہ دیکھیں کس طرح اس ارجمت الائمین نے پہلے سے امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کا شعبہ کو رکھا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام زمانے میں :-

” جینا پچھلے ان اشارات قرآن کے ایک پر بھی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے ایک کشف کے ذریعے اطلاع دی ہے کہ سورۃ العصر کے اعداد سے حساب دیکھ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد تک جو عہد ہوتا ہے یعنی ۲۳ برس کا تمام کمال زمانہ یہ کل مدت گذشتہ زمانہ کے ساتھ مل کر ۲۴۳۹ برس کا ہے۔ ان دنوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روز وفات تک قمری حساب سے ہے :-

” اس حساب کی رو سے میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار میں سے گیارہ برس گزرتے تھے :-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش سنہ ۱۲۰۱ھ میں ہوئی اور ۱۳۵۰ھ میں چھ ہزار سال میں سے گیارہ سال باقی رہتے تھے۔ اس حساب

جامعہ احمدیہ میں دعوت کی ایک تقریب

(از محمد شفیع صاحب انٹرن سیکرٹری اشاعت جامعہ احمدیہ لاہور)

اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے طلبہ جامعہ احمدیہ نے پنجاب یونیورسٹی سے امتحان مولوی فاضل میں نمایاں اور شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ جامعہ کی طرف سے ۲۴ طلبہ امتحان میں شریک ہوئے جن میں سے ۱۹ کامیاب ہوئے اور جامعہ کی ہی وساطت سے ۱۰ بیویٹ طور پر منال ہوئے والے احمدی طلبہ کی تعداد ۳۰۱ تھی۔ جن میں ۹ کامیاب ہوئے یہ کامیابی یونیورسٹی کے مقابلہ میں نہایت نمایاں اور خوش کن تھی۔

ہمت اور فوجی کی اس تقریب پر جامعہ احمدیہ کی طرف سے ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں علاوہ کامیاب ہونے والے طلبہ اور اساتذہ جامعہ کے سلسلہ کے متعدد بزرگوں نے بھی شمولیت فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم جناب مولانا ابو اعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے تقریب کی عرض و غایت بیان فرماتے ہوئے مدرسہ احمدیہ دور جامعہ احمدیہ کی اہم حیثیت اور اہمیت کا بھی ذکر کیا جو جماعت احمدیہ کے تبلیغی مقاصد کے پیش نظر ان پردہ اداروں کو حاصل ہے۔ آپ نے کہا دراصل یہی وہ طریق ہے جس سے براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورا کیا جا رہا ہے۔ مختصر آ آپ نے ان مشکلات اور اقتصادی مشکلات کا بھی ذکر کیا جن کی موجودگی میں طلبہ جامعہ کی یہ کامیابی اور بھی نمایاں ہو جاتی ہے۔ آپ کے بعد مکرم اختر صاحب نائب ناظر تعلیم و تربیت نے تقریب فرماتے ہوئے طلباء کی اس شاندار کامیابی پر جناب مولانا ابوالاعطاء

۳ سے ۱۳۶۱ھ میں چھ ہزار سال پورے ہوئے اور بمطابق سنہ ۱۳۶۸ھ ساتویں ہزار سال میں سے ۱۰ برس گذر چکے ہیں۔ اس حوالے سے ثابت ہوتا ہے کہ سنہ ۱۳۶۲ھ سے ساتویں ہزار سال کا آغاز ہوتا ہے۔ یہی صحیح ہے۔ جن احباب کے امام مہدی سے رہنے کے متعلق یہ صفحہ میں پڑھے ہیں وہ اس حدیث پر غور کریں۔ جس میں ممبر کے سات درجہ کو جو ردیا میں دیکھا گیا دنیا کا سات ہزار برس فراد دیا ہے۔ اور خوب غور کریں کہ کیا یہ زمانہ اس حدیث کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ضروری ہے یا نہیں۔

جب کھل گئی سچائی پھر اس کو مان لیں
میکوں کی ہے یہ صفت یاد دہی یہی ہے

صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ اساتذہ جامعہ اور طلبہ کو مبارکباد دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کیا۔ آپ نے کہا مجھے سب سے زیادہ خوشی اس بات پر ہے کہ طلبہ جامعہ نے نہایت بے مہر سامانی اور ہر قسم کی مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے بھی نہایت اہمیت اور محنت سے اپنے فریضے کو ادا کیا ہے۔ ان کے لئے اول رہائش کا اچھا انتظام ہو سکا تھا۔ نہ انہیں کتب تمام تر مہیا ہو سکی تھیں۔ نہ ہی انہیں تیار ہی کا تمام وقت ملا تھا۔ اسی طرح اساتذہ کے لئے بھی انتظام کا انتظام ناقص اور غیر تسلی بخش ہے۔ ان پریشانیوں اور ان مشکلات میں جامعہ کے نتیجہ کا اتنا اچھا ہونا۔ طلبہ کے شوق اساتذہ کی محنت و انہوں کا ثبوت ہے۔

جناب مولانا حلال الدین صاحب سٹس نائب ناظر اعلا نے تقریب کو نئے پورے فرمایا۔ ہمارے طالب علموں کی یہ کامیابی خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت نمایاں ہے اور جامعہ احمدیہ اور جماعت کے دیگر دستوں کے لئے نہایت خوشی کا مقام ہے۔ آپ نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ تمام تر مشکلات کے باوجود طلبہ اور اساتذہ نے نہایت محنت اور شوق سے کام کیا ہے۔ طلبہ کی تعلیم پر ان کی باپچ ماہ تک عسکری تربیت کے دوران میں خاصا اثر پڑا تھا۔ اور اسی طرح کی مشکلات کا حل تھیں۔ لیکن ان حالات کے باوجود طلبہ کا کامیاب ہونا واقعی نہایت خوش کن ہے اور میں اس سلسلہ میں جناب مولانا ابو اعطاء صاحب جامعہ کے دیگر اساتذہ اور طلبہ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ آپ نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا محض مولوی فاضل کی ڈگری حاصل کرنا جماعت کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتا جب تک کہ ہمارے جامعہ کے کسی طالب علم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتابوں سے جو بنی قرآنی شریعت کو بخوبی سمجھنے کا فن فہم دلائے ہوئے آپ سے ملنا مبارکباد دہی اور توفیق ظاہر کی کہ جامعہ آئندہ بھی اپنی ان روایات کو برقرار رکھے گا۔ اور جامعہ کے طلبہ کبھی بھی اپنی اس ذمہ داری کو اپنی آنکھوں سے اور محض زبان پر نہ دے دیں گے جو جماعت کی طرف سے بحیثیت ایک طالب علم اور ہونے والے مبلغ کے ان پر فائدہ ہوتی ہے۔

تقریب کے بعد آپ نے دعا کروائی اور اس طرح بیخوش کن تقریب ختم ہوئی۔

مشرقی پاکستان

لوگوں کے لئے غذا

مشرقی بنگال کے تقریباً ۸۰ فی صدی رقبہ جنگی کاشت ہوتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہاں قدرتی قلت ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ فی ایکڑ پیداوار کم ہے۔ ہسپانیہ میں فی ایکڑ پیداوار ۱۰ من، مصر میں ۳۲ من اور جاپان میں ۲۲ من ہے۔ اور ان ممالک کے مقابلہ میں مشرقی بنگال کی فی ایکڑ پیداوار صرف ۱۲ من ہے۔ حکومت اس مسئلہ کی طرف بوری توجہ کر رہی ہے اور پیداوار بڑھانے کے لئے تدریجاً کئی کئی طرح سے پیداوار بڑھ جانے کے لئے کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اس کا غذائی مسئلہ مستقل طور پر حل ہو جائے گا۔ اس مسئلہ میں ۱۵ لاکھوں پر عمل درآمد شروع ہو گیا، جن کا مجموعی خرچ ۲۲۲۰۰۰ روپیہ ہے۔ ان سکیموں کے تحت تقریباً ۲۱۸۰۰۰ ایکڑ زمین کاشت ہو رہی ہے اور ترقی ہے کہ اس رقبہ میں تقریباً ۲۰۰۰۰۰ ٹن مزید فٹلہ پیدا ہوگا۔ صوبائی حکومت نے ایک سال کی اسکیم بھی مرتب کی ہے اس پر پندرہ کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔ اور اب یہ اسکیم کوئی حکومت کے سامنے پیش کر دی گئی ہے صوبائی حکومت کو اس اسکیم کے لئے حکومت پاکستان کی طرف سے قرضے کی توقع ہے۔

نظامی اصلاحات

آزادی کے دوسرے سال کی تکمیل پر مشرقی پاکستان کے کاشتکاروں کے لئے۔ جن کی تعداد مجموعاً آبادی میں ۱۵ فیصد ہے۔ اس امر کی ضرورت توجہ پیدا ہو گئی ہے کہ صوبائی حکومت کی مختلف نوعیتی اصلاحات اور قوانین کی وجہ سے ان کی حالت بہتر ہو جائے گی۔ بعض قوانین صوبائی مجلس قانون ساز منظور کر چکی ہے اور ایک اہم ترین قانون یعنی اسٹیٹ اکوٹریژن بل ڈیزینوں پر حکومت کے قبضہ کا مسودہ قانون جس کی رو سے زمینداروں کا انتظام ختم کر دیا جائے گا۔ منقریب منظور ہونے والا ہے۔

لوگوں کی صحت

حکومت دیہاتی آبادی کی طرف براہ توجہ کر رہی ہے۔ لاکھوں دیہاتیوں کی صحت کے لئے۔ جن پر صوبہ کی اقتصادی نظام کا درجہ درج ہے۔ خاص انتظامات کرنے پر توجہ دیا جا رہا ہے۔ ان کی صحت کی حفاظت کے لئے ایک جامع اسکیم مرتب کی گئی ہے۔ اس کے نفاذ کے بعد مشرقی بنگال میں دیہاتیوں کی صحت کے تحفظ

کی نہایت منظم سرورس قائم ہو جائے گی۔ اور اس کے تحت صوبہ کے دور دراز گوشوں میں بسنے والے دیہاتی بھی برآمداتی طبی امداد حاصل کر سکیں گے۔ صوبائی پبلک ہیلتھ اینڈ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ اس وقت جو اسکیم نافذ کر رہا ہے۔ اس کے تحت ہر دو پونٹوں کے لئے ایک ڈسپنسری قائم کی جائے گی۔ جس میں ضروری سامان موجود ہوگا۔ ڈسپنسری ان کے علاوہ ہیں۔ ان ڈسپنسریوں میں سے ہر ایک میں خوری توجہ کے قابل سرلیٹوں کے علاج کے لئے جہاز برتنے ہتھیار کئے جائیں گے اور ان کا انتظام ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ماتھے میں ہوگا۔

اس اسکیم کے تحت جو ۳۰۰ صحتی مرکز اور ۱۰۰۰۰ ڈسپنسریاں قائم کی گئی ہیں ان پر حکومت کی نگرانی اور کنٹرول ہوگا۔ اس کے علاوہ صحتی اور ڈسپنسریوں کے ہسپتالوں پر صوبائی ڈسپنسریوں کے تحت تفتیش۔ صوبائی حکومت کا کنٹرول قائم کر دیا گیا ہے۔ اور انہیں معیاری بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

تعلیمی ترقی

حکومت مشرقی بنگال کے محکمہ تعلیم نے ایک ایک اعلیٰ اختیار والی کمیٹی پر مشرقی بنگال کے تعلیمی نظام کے مجلس تنظیم جدید کے نام سے قائم کی ہے تاکہ وہ تعلیمی نظام کی تعلیم جدید کے طریقے معلوم کرے اور حکومت کو جلد سے جلد مشورہ دے۔ ان انتظامات کے ساتھ ساتھ موجودہ تعلیمی نظام بھی جاری ہے تاکہ تعلیم کو کوئی بدنامی واقع نہ ہونے پائے۔ اقلیتوں کے لئے جداگانہ مناسب تعلیمی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ مجلس تنظیم جدید دوسرے امور کے علاوہ اس امر کے متعلق بھی تجاویز پیش کرے گی کہ آیا تعلیم لوگوں کے موجودہ انتظام میں کسی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ بنگالی زبان کو جس کے ذریعہ صوبہ میں تعلیم دی جائے گی۔ معیاری بنانے کا کام ایک دہائی سے اعلیٰ اختیار والی کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے۔ جس کا نام "مشرقی بنگال کی لسانی کمیٹی" ہے اور حکومت نے اس کمیٹی سے اس کی سفارشات جلد طلب کی ہیں۔

ڈھاکہ یونیورسٹی

ڈھاکہ یونیورسٹی کو ترقی دینے کے سلسلہ میں ایسی بہت سی سکیمیں زیر غور ہیں۔ جن پر کثیر رقم

قصدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دھایا مسطوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکریٹری مقبرہ ہشتی)

گواہ شدہ: علی محمد بوٹ ساڑھوی رسول نگر ڈاکٹر کا خاص ضلع گوجرانولہ۔ وصیت نمبر ۱۱۸۳۲ میں طہور الدین احمد خان ولد حاجی علام احمد خاں مرحوم عمر ۲۲ سال ساکن چک محراب رائن گڑھ بقائمی ہرش دھاس بلاجر داکراہ آج تاریخ ۱۸/۱۱/۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرنا ہوں۔ موجودہ وقت میں میری کوئی جائیداد نہیں ہے جو تھی وہ مشرقی پنجاب میں۔ گئی ہے۔ مشرقی پنجاب والی ادا ضمی میرے حصہ میں ۲۳ ایکڑ درخت مونس کریم تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر میں آئی تھی اگر ادا ضمی مذکورہ مذکورہ بالا حصے واپس ملی تو اس کے حصہ کی مالک صدر انجن احمد ہوگی۔

میرا گدار اسلانا آمدنی پر ہے جو کہ مبلغ ۲۰ روپیہ ہے۔ آمدنی غیر معین ہے۔ اس کے حصہ کی وصیت بحق صدر انجن احمد کرنا ہوں۔ اپنی آمد کی کمی و بیشی کے مطابق ادا کرنا ہوں گا۔ میرے سرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد اور ثابت ہو تو اس کے بھی حصہ کی مالک صدر انجن احمد ہوگی۔

العبد: ظہور الدین احمد خاں۔ گواہ شدہ چوہدری ہر خاں صاحب لہ چوہدری سراو بخش صاحب پٹنہ انجن احمد صاحب گنگا ب ضلع لاہور۔ گواہ شدہ: خورشید احمد اسپیکر دھایا

وصیت نمبر ۱۱۲۴۵ میں عبدالحمیم ولد شیخ نقشبند صاحب قوم شیخ پیشہ نجات عمر ۲۹ سال حال ادا کارڈہ ڈاکٹر نے خاص ضلع سنگھری بقائمی ہرش دھاس بلاجر داکراہ آج تاریخ ۱۹/۱۱/۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرنا ہوں۔ اس وقت میرے والد صاحب بفضلہ حیات ہیں۔ اس لئے میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ کاروبار نجات پر مشترک ہے۔ چونکہ میرا کوئی اور بھائی نہیں ہے اور نہ ہی بہن ہے۔ اس لئے والد صاحب کے ماتحت میں سرایہ نجات اور ادا س نصف کا حقدار ہوں۔ اس وقت ہمارا کل سرایہ بصورت پارچہ جات ۱۵ پندرہ صد ہے جس میں مبلغ ۵۰ روپے کا میں مالک ہوں۔ اس کے علاوہ ماہوار آمد دکان ایک سو روپیہ ماہوار ہے۔ جس میں سے میں نصف یعنی ۵۰ روپے کا حقدار ہوں۔ لہذا میری حالیہ جائیداد ۵۰ روپے و ماہوار آمد ۵۰ روپے ہے۔ جس کے حصہ کی

وصیت بحق صدر انجن احمد کرنا ہوں۔ آمد کی کمی و بیشی کے مطابق حصہ آمد کم و بیش تاجیہ انجن احمد کو دینا چاہتا ہوں۔

۱۹۲۸ء میں صوفی محمد صدیق ولد میاں اللہ دہا یا صاحب عمر ۲۵ سال ساکن مدرسہ سچھہ حال کھوجیا نولہ ڈاکٹر رسول نگر ضلع گوجرانولہ بقائمی ہرش دھاس بلاجر داکراہ آج تاریخ ۱۸/۱۱/۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد منقولہ کوئی نہیں ہے اور منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے ایک عدد سیکل قیمتی ۱۰ روپیہ نقدی ۱۰ روپیہ کل رقم منقولہ ۸۰ روپیہ اس کے حصہ کی وصیت بحق صدر انجن احمد کرنا ہوں۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں۔ میری ماہوار آمد تقریباً ۳۰ روپیہ ماہوار ہے۔ اس کے حصہ کی وصیت بحق صدر انجن احمد کرنا ہوں۔ میری کمی و بیشی کی صورت میں باقاعدہ حساب رکھا جائیگا۔ میرے سرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری وصیت حادی ہوگی۔ دیگر امور جو میرے متعلق ہوں۔ میں انشاء اللہ پابند ہوں گا۔ العبد: صوفی محمد صدیق ولد میاں اللہ دہا یا صاحب ساکن مدرسہ سچھہ ڈاکٹر رسول نگر۔ گواہ شدہ: علی محمد احمدی ولد میاں محمد لہ کھوجیا نولہ ڈاکٹر رسول نگر۔ ضلع گوجرانولہ

صرف کرنی ہوں گی۔ اس کے علاوہ حکومت مشرقی بنگال نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو یونیورسٹی کی مالی حالت کی تحقیق کر کے رپورٹ پیش کرے گی۔

ڈھاکہ یونیورسٹی کے ایڈمنسٹریٹو کالج ڈھاکہ ایڈمنسٹریٹو کالج اور سیکرٹریٹ کالج اول درجہ کے کالج بنائے گئے ہیں۔ پچھلے سال سین سنکھ میں پرائمری شیڈول کا جو ترمیمی کالج کھولا گیا تھا وہ محمدی سے کام آ رہا ہے۔

حکومت نے مشرقی بنگال کا تعلیمی آرڈیننس نافذ کر کے قدیم مدرسوں (Old Madrasas) کا نظم و نسق ڈھاکہ یونیورسٹی سے لے کر مدرسہ ایگزیمینٹیشن بورڈ کو دیا ہے۔ یہ بورڈ غیر منقسم بنگال کے مرکزی مدرسہ ایگزیمینٹیشن بورڈ کے عہد پر قائم کیا گیا ہے۔ قدیم مدرسہ (Old Madrasas) کا نصاب تعلیم فارسی طریقہ سے غیر منقسم بنگال کی مدرسہ نصاب کمیٹی کے مطابق رکھا گیا ہے۔ ڈھاکہ میں ایک فنون لطیفہ کا ادارہ بھی قائم کیا گیا ہے۔

خط و کتابت کے لئے پتہ نمبر کاٹوالہ فروری

تربیاتی اہلکار۔ ایک شیشی ۱/۲ روپے۔ مکمل کورس پچیس روپے۔ فہرست مفت منگوائیں دو خانہ نور الدین بنگال

سہ ماہی سہ ماہی کل جائداد کے بل حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائداد کے طور پر یاد کروں تو اور رقم بطور نفات کل جائداد میں سے منہا کی جاتی کوئی افزودہ مشورہ نہیں ہے۔ العبد۔ حاکم عبدالکیم بقلم خود تحریر کنندہ لعل محمد ولد میں محمد احمدی سکندہ حال ادکارہ۔ گواہ شد: شیخ محمد نوری ولد شیخ رحمت اللہ صاحب کلا محضر جنس مندا با ادکارہ گواہ شد: متصل الدین بقلم خود ولد شیخ علی محمد صاحب بیل بانہ ادکارہ ضلع منٹگری لاہور وصیت نمبر ۱۱۲۴ میں سیدہ تنویر الاسلامیہ صاحبہ سزا حقیقت احمد صاحب عمر ۲۲ سال ساکن خانیان حال دن باغ لاہور حلقہ پشمالہ دوسرے بقاعی ہوش و سواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ محب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ البتہ مندرجہ ذیل ذیور میرے پاس ہے۔

- ۱۔ ایک ٹولہ قیمتی ۱۰۰۔۔۔۔۔
- ۲۔ کڑے ۴ ٹولہ ۱۰۰۔۔۔۔۔
- ۳۔ گلوبند ۵ ۵۰۔۔۔۔۔
- ۴۔ بندے دو جوڑی ۵۰۔۔۔۔۔
- ۵۔ انگوٹھیاں ۱۲ ٹولہ ۲۵۰۔۔۔۔۔

حق پر قابل وصول ۱۱۰۰۔۔۔۔۔ کل رقم ۳۰۵۰۔۔۔۔۔

میں اس زیادہ اور حق میرے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر میری وفات پر میری کوئی جائداد اور منقولہ اور غیر منقولہ ثابت ہوئی اسکے بھی حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ نیز اس وقت مجھے اپنے خاوند کی طرف سے مبلغ ۲۶۰ روپے لاہور جیب خرچ ملتے ہیں۔ اس کا بھی حصہ صدر انجمن احمدیہ کو یاد کرتی ہوں گی۔

الاختار۔ سیدہ تنویر الاسلامیہ دن باغ لاہور گواہ شد: سزا حقیقت احمد خاوند موصیہ و پسر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔

گواہ شد: سزا حقیقت احمد آف قادیان وصیت نمبر ۱۲۲۹ میں بدر جمیل اختر نبت حاجی خدابخش صاحب قوم مبارک پیشہ خاوندی عمر ۲۳ سال ساکن میانوالی ڈاکو نہ کھوکھروالی ضلع سیالکوٹ بقاعی ہوش و سواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ محب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت منب ذیل ہے

۱۔ ایک گنی کاٹے ایک مڈ گلوٹھی کلب ۲۔ نولہ ۳۔ ماشہ ۵ ماشہ ایک ٹولہ

قیمتی ۵۰۰/- دو پیہ کل وزن ۵ ٹولہ۔ حق میرے مبلغ ۲۰۰/- دو پیہ میرے خاوند کے ذمہ درج بالا ہے۔ مبلغ ۱۰۰/- دو پیہ میرے پاس موجود ہے اس جائداد کے بل حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اور ثابت ہوگی تو اسکے بھی بل حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم ادا کروں تو وہ اس سے منہا سمجھی جائے گی۔ الامتخ بدر جمیل اختر گواہ شد: ہدایت اللہ خاں خاوند موصیہ گواہ شد: مسعود احمد واقف زندگی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری برادہ موصیہ۔ گواہ شد: سلطان احمد سیکرٹری واقف زندگی۔

وصیت نمبر ۱۱۱۱ میں مبارک احمد ولد چوہدری سزا خاں صاحب قوم جٹ ناہرہ سہال ساکن چک ۸۶ شمالی ڈاکو نہ سرگودھا ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب بقاعی ہوش و سواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ محب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے میرے دلہ صاحب بفضل خدا زندہ ہیں اس وقت مجھے اپنے دلہ صاحب کی طرف سے مبلغ ۱۰۰ روپے ششماہی بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ اس کے بل حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا ہوں گا اور میرے مرنے کے بعد حصہ جائداد ثابت ہوگی۔ اسکے بھی بل حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد۔ مبارک احمد ولد چوہدری سزا خاں چک ۸۶ سرگودھا۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپٹر دھایا۔ گواہ شد: چوہدری ماسٹر غلام احمد مدرس سیکرٹری جماعت احمدیہ۔ گواہ شد: چوہدری مرزا خاں صاحب موصی و دلہ موصی ساکن چک ۸۶ ضلع سرگودھا۔

وصیت نمبر ۱۱۲۴ میں مشتاق احمد ولد دوست محمد صاحب عمر ۱۸ سال سکونت شہر سرگودھا بقاعی ہوش و سواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ محب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں نے حال ہی میں معمولی تجارت شروع کی ہے۔ بیک اندازہ ۵۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیت اپنی ماہوار آمد کا بل حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا اور اس بل حساب کے بعد اصل نفع نقصان کا پتہ لگنے پر کمی پوری کروں گا۔ انشاء اللہ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا ہوں گا اور اس پر بھی میری وصیت حادی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرے

جس قدر مندرجہ ہوگا۔ اسکے بھی بل حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: مشتاق احمد بقلم خود میرفت خواجہ روبری غلام منڈھی سرگودھا۔ گواہ شد: غلام رسول نائب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا۔ گواہ شد: شجاع علی انسپٹر بیت المال موصی ۲۴۲۴ گواہ شد: بشیر احمد بقلم خود برادر حقیقی۔

وصیت نمبر ۱۱۵۴ میں آمنہ بی بی زوجہ چوہدری نذر محمد صاحب عمر ۳۸ سال ساکن چوڑاں چک ۱۲ ڈاکو نہ مومن خاص ضلع شیخوپورہ بقاعی ہوش و سواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ محب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد منب ذیل ہے۔ حق میرے ۶۰/- دو پیہ جو کہ خاوند کے ذمہ ہے۔ برتن ۳ عدد قیمتی ۱۰۰/- روپے کل میزان ۶۱۰/- اسکے بل حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کروں تو اسقدر رقم وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حادی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حادی ہوگی۔

العبد: آمنہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد: نشان انگوٹھا چوہدری نذر محمد صاحب موصی خاوند موصیہ۔ گواہ شد: خاک رسید ولایت شاہ انسپٹر دھایا۔ وصیت نمبر ۱۱۲۸ میں پیر شریف احمد ولد مولوی احمد بخش صاحب قوم داجپوت پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال ساکن سرگودھا آج بتاریخ ۱۳ محب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت سوائے ماہوار تنخواہ کے اد کوئی نہیں ہے۔ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ لعلہ روپے ملتی ہے میں اپنی تنخواہ کے بل حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں یعنی تنخواہ کا بل حصہ ماہوار اد کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر اور جائداد ثابت ہوگی۔ تو اسکے بھی بل حصہ

طاقت کی کوئی حصہ نہ ملے گا۔ انشاء اللہ ناطقہ۔ چھٹوں کی کمزوری کو دور کرنے کے طاقتور بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے۔ فقیہت ساکھ کوئی خود آک ایک ماہ پانچ پے شفا خاں رفیق حیات ٹرنک بازار سیالکوٹ

کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: پیر شریف احمد بقلم خود بلاک نمبر ۱۸ گواہ شد: محمود احمد بقلم خود دودھ میڈیکل سٹور بلاک نمبر ۱۲ سرگودھا۔ گواہ شد: حافظ مسعود احمد سرگودھا دودھ میڈیکل سٹور بلاک نمبر ۱۲ وصیت نمبر ۱۱۰۵۲ میں میرا احمد ولد چوہدری صدر دین صاحب سکندہ سہیلیاں حال سلاواولی ضلع سرگودھا بقاعی ہوش و سواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶ محب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے دلہ صاحب زندہ ہیں۔ بریں و جبر منب ذیل سہیلیاں ضلع سرگودھا اپور کی منقولہ وغیرہ منقولہ جائداد جو ہندوستان چھوڑی ہے ان کے نام ہے۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارا میری آمد پر ہے۔ جو تقریباً پندرہ روپے ماہوار ہے۔ میں اسکے بل حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر مندرجہ نامت ہوگا۔ اس کے بھی بل حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: میرا احمد ولد صدر الدین مذکور موصی گواہ شد: محمد ابراہیم صاحب دیہاتی مبلغ حلقہ سلاواولی سرگودھا۔ گواہ شد: فضل الدین صاحب ولد میرا احمدی حال سلاواولی بازار سٹوری ضلع سرگودھا

درخواست دعا میرا بچہ عزیز عبدالحفیظ بجا دھنہ ٹاٹیفانڈ خیریاں دس روز سے بیمار ہے۔ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ بچے کی صحت کا مدد اور دوا دینی عمر کے لئے خاص دعا فرمائیں۔ (ملک عبدالوحید سلیم گورنمنٹ پوربھی کرارڈ لاہور) قیہ طلب ہے: محمد وار علم الدین صاحب فتنہ شکنہ ٹونڈی ادنیال ماسٹر محمد ابراہیم صاحب پیر ماسٹر شام چوراہی ضلع جالندھر جہاں کہیں ہوں اپنے پتہ سے خاک رکھنے کو مطلع کریں۔ خاکہ شام چوراہی کے کسی

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان کارڈ اپنے ہفت عبداللہ دین سکند آباد دکن

سرینہ اولاد گولیاں (مولانا نور الدین) فی کورس پندرہ روپے: میسنرز حکیم نظام جان اینڈ طسندہ

اگر ہم قائد اعظم کی طرح مضبوطی سے ڈٹے رہے

تو ہمارے لئے کسی قسم کا خطرہ نہیں (وزیر اعظم پاکستان)

کراچی ۱۲ ستمبر۔ ہجرت کراچی میں قائد اعظم محمد علی جناح کے مزار کے قریب ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان آئرلینڈ کے لارڈ کانن لیاقت علی خان نے اس بات پر زور دیا کہ ہم اپنے اندرونی غریبوں کو پیدا کریں۔ جن کی بدولت ہم نے پاکستان حاصل کیا تھا۔

سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان نے فرمایا۔ قائد اعظم کو ہم جو سب سے بڑا خراج عقیدت پیش کرتے ہیں یہ ہے کہ ہم پاکستان کی ترقی و استحکام کے لئے انتہائی بے لوث اور جوش و خروش سے کام کریں۔ آئرلینڈ کے لارڈ کانن لیاقت علی خان نے اس بات پر زور دیا کہ ہم

ہندوستانی گٹر کے بائیکاٹ کی ہم

کراچی ۱۲ ستمبر۔ گٹر اور اندر کے دالوں اور ہتک فزوشی تاہم ان کی انجمن کے جلسے میں نے ہندوستانی گٹر کے بائیکاٹ کی ملک گیر تحریک کی اسکیم تیار کرنے کے لئے ۵۰ افراد پر مشتمل جو سب کمیٹی مقرر کی گئی۔ اس سے سفارش کی ہے کہ پاکستان کے تمام موبائل اور ریاستوں میں دغور بھیجے جائیں۔ اور سڑک چلانے کے لئے کافی روپیہ جمع کیا جائے۔

کمیٹی نے پبلٹی اور اطلاعات کا ایک ڈائریکٹریٹ مالیات کا ایک ڈائریکٹریٹ اور قریب لاکھوں روپے والا ایک پورڈ قائم کرنے کی سفارش کی ہے۔ اس کے علاوہ کمیٹی نے پاکستان کے تمام صوبوں میں اور تباہی و فاقہ قائم کرنے کی بھی سفارش کی ہے تاکہ پاکستان میں ایک زبردست ہم چلائی جاسکے۔ سب کمیٹی کی سفارشات پر غور کرنے کے لئے گٹر کے تاجروں کا مشکل کے روز جلسہ ہو رہا ہے۔

وزیر اعظم ہندستان کی حیرت پر

امریکہ اور برطانیہ کے تاثرات
نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ کشمیر کے جھگڑے کو خالی ڈھیرے حل کرنے کے سلسلے میں امریکہ کے صدر اور برطانیہ کے وزیر اعظم نے جو اس کی سختی میں ہندو وزیر اعظم نے جس استعجاب کا اظہار کیا ہے۔ اس کے تعلق امریکی اور برطانوی سفارتخانوں کے قریبی حلقوں کا کہنا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ اس سے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ دوسری طرف الہ آباد میں پنڈت ہنر کی والدہ آبا والی نے تشریح کے اتفاق کرتے ہوئے سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ جب معاملہ سلامتی کو نسل میں ہو۔ اور ایک دم نالاشی کی سنجو پر پیش کر دی جائے۔ اگر اس پر ہندوستان استعجاب کا اظہار نہ کرے تو کیا کرے۔

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ مختلف سیاسی جماعتوں اور

ہندو جماعتوں کے لیڈروں نے ہندوستان کے عوام سے اپیل کی ہے کہ ملک میں ناز کی کمی کو پورا کرنے کا ایک طریق یہ ہے کہ ہفتے میں ایک وقت کا کھانا تو کھانے کو یا جائے اس تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہندو قوم پرست قومی ہم شریک کر دی جائے گی۔ کہا جاتا ہے کہ ہندوستان میں گاندھی جی نے ہی تحریک ہندو قوم پرست کی تھی۔

جیت تک پورے طور پر متحد اور منظم ہوں گے۔ ہم استحکام و ترقی پاکستان کے سلسلے میں اپنا فریضہ انجام دے سکیں گے۔ ہمیں یہ نامت کرنا چاہیے کہ کمپوزم اور پبلٹی ازم و سرمایہ داری سے قطع نظر ایک تیسرا نظریہ اسلام بھی ہے اول الذکر دونوں نظریوں سے علی اور ان سے وزیر اعظم پاکستان نے مزید فرمایا۔ ابھی پاکستان کچھ مشکلات سے دوچار ہے۔ یہ بھی حقیقت کشمیر کا حل ہونا ابھی باقی ہے۔ پاکستان کی دولت مند روش کے باوجود اپنی غیر معقول روش پر قائم ہے۔ اور مشکلات کے لئے ہمیں ہر کام کرنا ہے جس کے لئے ہر مہم کی ضرورت ہے۔ سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان نے ان لوگوں کا ذکر کیا۔ جو پاکستان کے خلاف ہر گز میں معروف ہیں۔ انہیں خبردار کیا کہ ان لوگوں نے اپنی مخالفت پر کبھی رکیں۔ کیا تو ہر نہیں یاد رکھنا چاہیے کہ ان کے ساتھ سختی کا برتاؤ کیا جائے گا۔ آئیے اعلان فرمایا۔ حضرت قائد اعظم محمد علی جناح کی شان و قدر میں گستاخی کرنے والے لوگوں کو توئی خدا سمجھتا ہوں۔

میرے یہ خواہش ہے۔ کہ پاکستان بھی ایک دن عظیم ترین طاقت بن جائے۔ جس طرح ایک دماغ میں یہ کہا جاتا تھا۔ کہ ہندوستان میں صرف دو طاقتیں کاغذ میں اور برطانیہ ہی نہیں۔ بلکہ تیسری طاقت مسلم کی ہے۔ اس طرح ہم یہ کہہ سکیں گے کہ دنیا میں صرف کمپوزم اور گاندھی ازم ہی نہیں بلکہ تیسری طاقت اسلام ازم بھی موجود ہے۔ مگر اس عظمت اور شان کے حصول کے لئے دن رات کام کرنے کی ضرورت ہے۔ تم نے پاکستان خون سے حاصل کیا ہے۔ اس وقت کی تیسری طاقت بننے کے لئے اپنا پسینہ بہانا پڑے گا۔ اور دن رات ہاتھ پیرے گا۔ جب تک ہم اس کے لئے تیار نہ ہوں گے ہم وہ پوزیشن حاصل نہ کر سکیں گے۔

ہر پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ پاکستان کے استحکام و ترقی کے لئے کوشش کرے کہ وہ ان کی یاد کو تازہ رکھنے اپنے قائد اعظم کے بلند اور صاف کا توفیق دیتے ہوئے کہا کہ ان کے لیڈر کو گٹر نے دوست و دشمن سے برابر راج تحسین حاصل کیا۔ یہاں تک کہ خود ہندو قوم پرستوں ان کے ناموں کا اعتراف کیا۔ پاکستان کا قیام اپنی کوششوں کا ثمر ہو گیا ہے۔

اگر کامیابی چاہتے ہو تو قائد اعظم کی نقش قدم پر چل کر اتحاد کو بہ صورت قائم رکھو

قائد اعظم کی پہلی برسی پر سردار عبدالرب نشتر کا بائیں کان لاہور سے خطاب

راست اف روپڑ سے

لاہور ۱۲ ستمبر۔ قائد اعظم کی پہلی برسی کے موقع پر لاہور سے لاہور کے ایک عظیم الشان اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے سردار عبدالرب نشتر نے فرمایا۔ اس وقت جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ اتحاد ہے۔ قائد اعظم کا عظیم ترین کارنامہ یہ تھا کہ آپ نے ایک منتشر قوم کو ایک منظم قوم بنایا۔ اور پھر اس قوم کو وہ مملکت حاصل کر کے دی۔ جو آج دنیا کی بائیسویں بڑی سلطنت ہے۔ آپ نے تمام منتشر عناصر کو اکٹھا کیا۔ ان میں اتحاد کی روح جو تھی۔ اور جو تھی اس اتحاد کی رو سے ایک دفعہ پھر دیکھا جائے۔ پھر خود اسے نکالا۔ اگر کوئی نکلا تو وہ اپنی شہادت سے آپ ہی علیحدہ ہوا۔ پس قائد اعظم کا عمل ہمارے سامنے ہے۔ اگر آج ہم بھی قائد اعظم کے بنائے ہوئے نسخے پر عمل کریں تو دشمن ہمیں مٹانے کے لئے کتنی ہی سازشیں اور منصوبے کیوں نہ بنائے ہمارے قدم چومے گی اور بالآخر ہم ہی کامیاب و کامران ہوں گے۔

قائد اعظم کے کاموں کا با تفصیل تذکرہ کرنے کے بعد انہوں نے نصیحت فرمائی کہ زندگی ایک جہاد ہے۔ استحقاق کو آپ ایسے حالات پیدا کریں گے۔ کہ جس سے آپ کی اہمیت بھل جاتے۔ پھر آپ سے بڑھ کر کوئی برکت نہ ہوگا۔ قائد اعظم ایک بہت بڑی اہمیت ہیں۔ سو سنی ہے۔ یا دیکھئے پاکستان کے ساتھ آج ہمارا جو جہاد ہے۔ اس جہاد میں جہاد کی روح ملے گی۔ اگر خود بخود استقامت نہ آئے۔ اور ثابت ہوئے تو پھر فاکم بین پاکستان ہی نہیں بلکہ سارا عالم اسلام ایک عام جہاد کے حیرت میں آجائے گا۔

قائد اعظم کی کامیابی کا راز تھا۔ جسے آپ نے فرمایا۔ قائد اعظم نے چھوٹی چھوٹی باتوں کا کسی پرواہ نہ کی۔ اگر وہ

شاہ عبداللہ بندریہ ہوائی جہاز واپس ہوں گے

لندن ۱۲ ستمبر۔ اردن کے شاہ عبداللہ اس وقت ہوائی حکومت کے بہانہ کی حیثیت سے بیٹرو ڈ میں ہیں۔ وہ اپنے دور کے انہیں ہی اور بحری راستے سے واپس آئے۔ لیکن اب وہ کان ہے۔ کہ یہ وہاں سے بندریہ ہوائی جہازوں کو واپس جائیں گے۔ کل رات یہاں اردن کے حلقوں کو معلوم ہوا کہ شاہ عبداللہ ایک خاص قسم کے لیے بیٹرو ڈ میں سترکنا چاہتے ہیں۔ جس کا روت ایک ہی ہوتا ہے۔ اور وہ اس وقت ہوائی میں ہے اور معلوم ہوا ہے کہ اس پر واز کے نقصانات کے جا بے ہیں۔ اور اسٹارم

لغز او میڈیکل اسکول

لندن ۱۲ ستمبر۔ برطانیہ کے مشہور ماہر طب لارڈ موران نے حال ہی میں روانہ کی طبی تربیت کا مسطورہ کرنے کے لئے عراق کا دورہ کیا تھا۔ انہوں نے عراقی سرکاری کامیاقانہ لیکچر اور ڈاکٹریکٹوری کا کالج کو اطلاع دی ہے کہ لغز او میڈیکل لحاظ سے بہت ترقی کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ترقی ایک یونیورسٹی نہ ہونے کی وجہ سے رکی ہوئی ہے۔ اور صحیح قسم کے طالب علموں کے حصول کی بدولت ہی اس میں اضافہ ہے۔

۱۲ ستمبر۔ لارڈ موران کا اندازہ ہے۔ کہ اگر سربراہ ہندو قوم پرستوں کے لئے ایک ڈاکٹر کا معیار پورا کرنا ہے۔ تو عراق میں مزید ایک ہزار ڈاکٹروں کی ضرورت ہوگی۔ انہوں نے سفارش کی ہے۔ کہ برطانوی وائل کا کالج ایک سال کی ہونے والی مدت کے لئے لغز او کے میڈیکل اسکول کو تسلیم کرے۔

مسوئی ہوائی بائیں کے پیچھے بڑے رہتے۔ انہیں یہ محیر العقول کامیابی نصیب نہ ہوتی۔ اس دوران اس کا مقام ہے۔ کہ تاج جب کہ قائد اعظم ہم موجود نہیں ہیں۔ تو ہم ان کا بتایا ہوا سبق بھول گئے ہیں۔ اور نہایت بے حقیقت باتوں میں الجھ رہے ہیں۔ سو اسے اس کے کہیں اور کوئی کام نہیں ہے۔ کہ فلاں صدر کیوں بنا۔ اور فلاں میں مقرر ہوئے۔ یا دیکھو جو قوم نیا دی اور کو بھلا بیعتی ہے۔ وہ شاہ برجاتی ہے۔ ہر حال یہ نہیں ہونا چاہیے جو کچھ تو ہمیں فنا کرنے کے منصوبے بنا رہے ہیں اور تم جو چھوٹے چھوٹے معاملات میں الجھتے ہو۔ تم یہ نہیں سمجھتے کہ اگر پاکستان نہ رہا تو پھر یہ بے حقیقت باتیں جن کی پیچھے ہم۔ بے جا تھے ہیں کہاں ہوں گی۔ سیر لارڈ حمل سے کام لو۔ وقت کی بنفیس پہنچا تو صوبے میں جمہوری حکومت آج انہیں توکل قائم ہو جائے گی ساگر تم کو نہ ملی تو ہندو اور لارڈ اس کو سہیگی۔ خود۔ پتہ پور اور عالم اسلام پر دم کر دو۔ تاہم ایسا نہ ہو کہ تمہارا حشر ہی اسرائیلی طریق ہو۔ اور جب ہندو زمانے کا مورخ قلم اٹھائے۔ تو یہ لکھنے پر مجبور ہو۔ کہ اس سرزمین میں ایک وہ مرد جو من پیدا ہوا۔ اسے جو مخالفت، عداوتیں، دشمنیوں سے بے تیغ و تفلک لڑا۔ اور جس نے محض اپنی باغی ہوئی بدولت اپنی قوم کو ایک زبردست مملکت کا مالک بنا دیا۔ لیکن اس کی قوم کے فرور ایسے تامل ثابت ہوئے۔ کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھ کر رہ گئے۔ سو اس طرح اپنے آپ کو تباہ کر بیٹھے۔

اس عظیم الشان جلسے میں جو قائد اعظم کی برسی منانے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔ ہزاروں افراد نے شریک ہو کر قائد اعظم و حشر و عقیدت پیش کیا۔ اور اس کے فراتس ہزار ایکسپینسی ہندو اور عبدالرب نشتر نے سر انجام دیے۔